ہفتہ 23 ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 212 | ہفتہ-26 ربیع الثانی-1416ھ، 23 تبوک 1374ھش، 23-ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف (دین حق) میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148)

مالی قربانی میں ابتداء ہی سے بچّوں کو شامل کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وقف جدید کی جو تحریک ہے یہ وقف جدید بیرون جب سے شروع ہوئی ہے اگرچہ اس آمد میں بہت حد تک انہی علاقوں میں خرچ ہوا ہے جن علاقوں کی خاطر یہ تحریک قائم کی گئی تھی یعنی پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش۔ لیکن حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی ایک رؤیا نظر سے گذری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کا منشاء یہ ہے کہ بالآخر اس تحریک کا فیض یعنی جن کاموں پر خرچ کرنا ہے اس اعتبار سے بیرونی دنیا پر بھی پھیلانا ہو گا اور باقی ملکوں میں صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش پر ہی اس کا خرچ نہیں ہو گا بلکہ اور جگہ بھی اسی قسم کا نظام جاری ہو یعنی وقف جدید کے مقاصد کے حصول میں ان کو شامل کرنا پڑے گا صرف چندے کی قربانی میں نہیں۔

پس اس لحاظ سے اس سال میں نے مال کو ہدایت کر دی ہے کہ آغاز ہم افریقہ سے کرتے ہیں افریقہ میں ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور بعض ملکوں میں اقتصادی بدحالی کی وجہ سے چندوں میں کمزوری آ رہی ہے تو وقف جدید کا ایک حصہ (اللہ نے چاہا تو) اس سال افریقہ کی طرف منتقل کریں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے اور اس قسم کے کام جاری کرنے ہوں گے جو (دین حق) کے آخری غلبے کے لئے ضروری ہیں۔

ایک آخری بات اس وقت، وقت چونکہ ختم ہو رہا ہے بلکہ ہو چکا ہے وہ حوالہ تو نہیں پڑھ سکتا مگر اس کا خلاصہ میں نے بیان کر دیا ہے پھر کسی وقت وہ میں حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا حوالہ بھی پڑھ کے سنا دوں گا۔ پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دیگر جماعتوں کو بھی دفتر اطفال کا ریکارڈ رکھنا چاہئے۔ یہ اس سلسلے میں آخری نصیحت ہے آج کے خطبے میں۔ وقف جدید کا جو اطفال کا ریکارڈ ہے وہ پاکستان، ہندوستان بنگلہ دیش میں رکھا جاتا ہے مگر دوسرے ملکوں میں نہیں رکھا جاتا اور ہم چاہتے ہیں کہ بچے بہت زیادہ اس میں حصہ لیں۔ جس طرح نومبائعین دین میں بچے ہی ہوتے ہیں۔ خواہ عمریں کتنی ہی ہوں۔ اسی طرح بچوں کا حال ہے۔ ان کو شروع ہی میں وقف جدید میں شامل کیا جائے تو آئندہ ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھا دے گا، اور ان کے دل کھول دے

باقی صفحہ 7 پر

گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ کی عبادت کرنے والے مبارک ہوتے ہیں

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک۔ اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محاسبے کا وقت

○ سال ہذا کے جنوری تا اگست 8۔ ماہ گزر چکے ہیں اگر آپ نے امسال وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا تو آج ہی اپنے نیک ارادہ سے ہمیں مطلع کریں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی۔ ربوہ)

نتائج سالانہ مقالہ نویسی خدام الاحمدیہ پاکستان 1995ء

عنوان "ابتلاؤں میں احمدی نوجوانوں کا کردار"

○ اول طاہر محمود صاحب ملیر کراچی

دوم مدثر طاہر اعوان صاحب دارالذکر فیصل آباد

سوم مظفر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے ندیم احمد بٹ صاحب (فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ لاہور) ظہیر احمد۔ (فضل عمر فیصل آباد) عبدالودود قیصر (سلطان پورہ لاہور) اعجاز احمد شیخ (اسلام پورہ لاہور) کریم احمد خان (شالامار ٹاؤن لاہور) محمود حسین شاہد (فضل عمر فیصل آباد) رضوان سہیل (نارتھ کراچی)

(مہتمم تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ کے بھائی مکرم محمد اسحاق صاحب ابن چوہدری محمد شفیع صاحب چک نمبر 7 جنوبی سرگودھا، حال مقیم جرمنی کا پھیپھڑے کا آپریشن ہوا ہے۔ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں داخل ہیں۔

○ محترمہ ثوبیہ ہما ٹیچر گورنمنٹ نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ بنت مکرم محبوب احمد بھٹی صاحب محافظ حضرت امام جماعت احمدیہ بعارضہ فالج و شوگر بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم انیس احمد خان صاحب ریلوے کالونی مغلپورہ کا سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے پاؤں میں فریکچر ہو گیا ہے۔ تکلیف بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

23- تبوک 1374 ھش 23 - ستمبر 1995ء

دعا اور دل کا سکون

بعض دعائیں جلد قبول ہو جاتی ہیں اور بعض دعاؤں کی قبولیت میں کچھ وقت لگ جاتا ہے۔ اور بعض دعائیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ وہ اسی طرح تو قبول نہیں ہوتیں جس طرح مانگی جاتی ہیں لیکن کسی نہ کسی طرح قبول ہو جاتی ہیں۔ دعا کے سلسلے میں ہم سب کا تجربہ ہے کہ دعا چاہے جلد قبول ہو' دیر سے قبول ہو یا کسی اور طرح قبول ہو دعا کرنے سے دل میں ایک قسم کا سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسی طاقت ور ہستی کو آواز دی ہوتی ہے جس کے متعلق ہمیں یقین ہوتا ہے کہ وہ ہماری مدد کر سکتی ہے۔ اور اسی لئے جونہی ہم اس ہستی کو آواز دیتے ہیں' یعنی ہمارے ہونٹوں پر یا ہمارے دل میں دعا کا خیال آتا ہے' تو ہمیں یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ ہم نے ایک طاقت ور ہستی کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ اب ہمیں ہماری مراد مل جائے گی۔ ہماری مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اور ہم نے جو کچھ مانگا ہے وہ کسی نہ کسی طرح ہمیں دے دیا جائے گا۔ دعا کا سب سے بڑا فائدہ' یا یوں کہئے کہ دعا کے بڑے فائدوں میں سے ایک بڑا فائدہ' یہی سکون ہے۔ انسان سب سے پہلے سکون مانگتا ہے۔ اور سکون مانگنے کے بعد وہ اپنی مراد کے پورا ہونے کی طرف دیکھتا ہے۔ پس جس بات سے انسان کے دل کو سکون ملے۔ اسے کسی صورت بھی ترک نہیں کیا جانا چاہئے۔ اور اگر ہم اپنی زندگی پر غور کریں اور اپنے ماحول کی طرف دیکھیں تو ہم یہ محسوس کریں گے کہ بعض باتیں مانگنے کے بغیر مل گئی ہیں۔ اور جب ایسے ہوتا ہے تو ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ہم مانگیں تو مانگنے کے وقت ہی سے سکون کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس دعا کی ایک بہت بڑی اہمیت یہ ہے کہ وہ ہماری مانگی ہوئی چیزیں تو دلواتی ہی ہے لیکن فوری طور پر ہمارے دل میں سکون پیدا کر کے ہماری زندگی کو بہتر بنا دیتی ہے۔

کسی نے کسی درویش سے پوچھا تھا کہ تمہیں کچھ چاہئے تو میں تمہیں دوں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس سب کچھ ہے۔ حالانکہ سب کچھ کا اصل مطلب یہ تھا کہ میرے پاس ایسی قناعت ہے کہ میں کسی چیز کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ یہ بھی ایک قسم کا دل کا سکون ہے یہ جسے مل جائے وہ بھی خوش قسمت اور جو دعا کرے وہ بھی خوش قسمت۔ پس ہمیں کسی حال میں بھی دعا کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو..... لیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے"

اصل سکون تو بے شک مقاصد کو پالینے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر سب سے اہم دلیل دعا کی قبولیت ہے۔ ہم کچھ کہتے ہیں اور اس کا جواب ملتا ہے ہم کچھ مانگتے ہیں وہ چیز ہمیں مل جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے۔ یہ منزل بے شک کچھ دیر کے بعد آئے لیکن دل کا سکون انسان کو اسی وقت حاصل ہو جاتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ اور یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس نے ایک انتہائی طاقت ور وجود کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا ہے۔

یوں تو برابری ہے مگر مختلف ہیں ہم
چھوٹے بڑے کی چاہئے ہر شخص کو تمیز
ایسا نہ ہو تو چل نہیں سکتا نظامِ دہر
بہتر ہے اپنی جگہ پہ رکھیں ہر ایک چیز

ابوالاقبال

وطن میں رہتے ہوئے بھی وطن نصیب نہیں
عدو سمجھتا ہے گویا خدا قریب نہیں

پکار کے تو ذرا دیکھ اس کا لُطف و کرم
یہ مت سمجھ کہ خدا ہے مگر مجیب نہیں

نہیں سرشت میں میری خمیرِ ناکامی
کوئی خطر بھی مری راہ میں مہیب نہیں

خدا نے لکھ دی ہے منزل مرے مقدّر میں
ابھی اگرچہ بہت دور ہے قریب نہیں

برائے موسیٰ سمندر بھی ہو گیا پایاب
خبر یہ میری نظر میں کوئی عجیب نہیں

وہی خدا کہ کیا جس نے آگ کو ٹھنڈا
خلیلِ وقت کا کیا وہ خدا حبیب نہیں؟

مرے لئے نہ کرو اہتمام دار و رسن
یہ دیکھئے مرے کاندھوں پہ کیا صلیب نہیں؟

جو مر مٹے تری خاطر وہ ہو گئے زندہ
نئی حیات میں ان کا کوئی رقیب نہیں

توقع رکھیں نہ شبّیر سے خطابت کی
یہ ایک سادہ سا درویش ہے خطیب نہیں

شبّیر احمد

جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کو خوابوں کی تعبیر سن کر حضرت یوسفؑ کی پاکیزگی کا اس قدر یقین ہو گیا تھا۔ کہ جب اس نے یوسف علیہ السلام پر الزام سنا تو تحقیق سے پہلے ہی سمجھ لیا کہ یہ الزام غلط ہے۔ اسی وجہ سے اس نے عورتوں سے سوال کرتے وقت یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ "جب تم نے یوسف کو اس کے منشاء کے خلاف بہکانا چاہا تھا" اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں عزیز کی بیوی کی سہیلیاں ہونے کے سبب سے ان عورتوں نے بھی حضرت یوسفؑ کو عزیز کی بیوی کی تائید میں پھسلانا چاہا تھا۔ کیونکہ بادشاہ کا یہ کہنا کہ تم نے ورغلانا چاہا تھا بتاتا ہے کہ بادشاہ کو ایسی روایت پہنچی تھی مگر یہ یقینی ہے کہ انہوں نے یوسفؑ کو اپنی طرف مائل نہیں کرنا چاہا بلکہ عزیز کی بیوی کی طرف مائل کرنا چاہا ہے۔ ممکن ہے یوں کہا ہو کہ دیکھو یہ تم کو قید کرا دے گی۔ تم اس کی بات مان جاؤ مگر بہر حال جو کچھ انہوں نے کیا وہ عزیز کی بیوی کے لئے کیا۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کا بھی علیحدہ ذکر آتا۔ ضمناً بادشاہ کے منہ سے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ پہلے واقعہ کا حصہ ہی تھا۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب بادشاہ نے ان عورتوں سے ایسے الفاظ میں بات دریافت کی جن سے وہ سمجھ گئیں کہ بادشاہ یوسفؑ کی بات کو دوسرے کی بات پر مقدم کرتا ہے تو انہوں نے زیادہ اخفاء اپنے مصالح کے خلاف جانا اور حق کو ظاہر کر دیا۔ لیکن جواب ایسا دیا جس سے یوسفؑ کی بریت ظاہر ہو اور عزیز کی بیوی پر بھی کوئی الزام نہ آئے۔ لیکن اسے خود ہی فکر پڑ گئی اور اسے خیال گذرا کہ اب بات کھل جائے گی۔ اور اب یہ عورتیں میرے قصور کا بھی اظہار کر دیں گی۔ پس میں خود ہی کیوں نہ اپنے قصور کا اقرار کرلوں تاکہ اگر بادشاہ کا ارادہ سزا دینے کا ہو تو اس سے محفوظ رہوں۔ اس لئے وہ بغیر سوال کرنے کے آپ ہی بول پڑی کہ اب تو حق ظاہر ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ہی یوسفؑ کو ان کے منشاء کے خلاف ایک برے فعل کے ارتکاب کی تحریص دلائی تھی......

اس قول کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ کس کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عزیز کی بیوی کہتی ہے کہ میں نے غیبت میں یوسفؑ کی خیانت نہیں کی۔ لیکن یہ فقرہ اس کے منہ سے بہت بھدا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ اس نے خیانت کی ہے۔ پس میرے نزدیک انہی لوگوں کا قول درست ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف کا ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ میں نے بادشاہ کو دھوکا نہیں دیا۔ یعنی کسی نہ کسی دن یہ امر بادشاہ کے سامنے آنا تھا۔ اس وقت اسے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ اس شخص نے مجھ سے ایسے امر کو پوشیدہ رکھ کر عہدہ لے لیا۔ اس وجہ سے میں نے اس کا ازالہ کر دیا ہے۔ اب کبھی بادشاہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے بادشاہ کو اصل حالات سے ناواقف رکھ کر دھوکا دیا ہے۔

یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ علم کی ضمیر کو عزیز کی طرف پھیرا جائے۔ اور مراد یہ لی جائے کہ عزیز یہ خیال نہ کرے کہ میں نے اس کی خیانت کی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی ضمیر بادشاہ کی طرف جاتی ہو۔ اور (۰) کی ضمیر عزیز کی طرف اور مراد یہ ہو کہ بادشاہ جان لے کہ میں نے اپنے محسن عزیز کی خیانت نہیں کی تھی۔ تاکہ آئندہ اسے شبہ نہ پیدا ہو کہ جس طرح اس محسن کی خیانت کی تھی ممکن ہے یہ میرا بھی خائن ہو۔

معلوم ہوتا ہے حضرت یوسفؑ کو بذریعہ وحی علم ہو گیا تھا کہ وہ فلاں کام پر مامور کئے جائیں گے۔ اس لئے آپ نے یہ براءت پہلے کرا لی۔ کہ آپ خائن نہیں ہیں۔ تاکہ آئندہ آپ کے کام پر کوئی الزام نہ ہو۔

آخری حصہ سے یہ مراد ہے کہ ایسے خائن جو ان لوگوں کا مقابلہ کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خاص کام لینا چاہتا ہے۔ یعنی جن کا ذکر پہلے ہوا ہے اور پہلے ذکر ایسے خائنوں کا ہوا ہے جنہوں نے یوسفؑ کے مقابلہ میں خیانت کی ہے۔ جنہیں ایک خاص کام پر مقرر کرنے کا اللہ تعالیٰ فیصلہ کر چکا تھا۔ پس یہ مراد نہیں کہ کوئی خائن اپنی خیانت میں کامیاب ہی نہیں ہوتا۔ کئی لوگ خیانت کرتے ہیں اور اس دنیا میں ان کی خیانت چھپی رہتی ہے لیکن ایسے خائن کی خیانت کو اللہ تعالیٰ کبھی چھپا نہیں رہنے دیتا جو اس کے ماموروں کے مقابلہ میں خیانت کرتے ہیں۔

اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خائنوں کی نصرت نہیں کرتا۔ اور چونکہ یوسفؑ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت تھی۔ کہ پہلے بادشاہ کے دو خاص خدام کو خوابیں دکھائی پھر خود بادشاہ کو خواب دکھائی پس وہ کہتے ہیں کہ میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا میری مدد کرنا بلاوجہ نہ تھا۔ بلکہ میں حق پر تھا اس لئے وہ میری مدد کر رہا تھا۔

تحریکِ جدید

تحریک جدید کے مطالبات میں سب سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی اختیار کرنے کا تھا۔ اس کی اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی اور سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں بلکہ دونوں مل کر ایک ہوں گے لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاول کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہو گی۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی دعوت ہو یا مہمان گھر پر آئیں۔ اس کے احترام کے لئے اگر ایک سے زائد کھانے تیار کئے جائیں تو یہ جائز ہو گا۔ اگر مہمان کا قیام لمبا ہو تو اس صورت میں اہل خانہ خود ایک ہی کھانے پر کفایت کرنے کی کوشش کریں۔ یا سوائے اس کے کہ اس شخص کی کہیں دعوت ہو اور صاحب خانہ ایک سے زیادہ کھانوں پر اصرار کرے یا سوائے اس کے کہ اس کے گھر کوئی چیز بطور تحفہ آجائے یا مثلاً ایک وقت کا کھانا تھوڑی مقدار میں بچ کر دوسرے وقت کے کھانے کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

مہمان بھی اگر جماعت کا ہو تو اسے بھی چاہئے کہ میزبان کو مجبور نہ کرے کہ ایک سے زیادہ سالن اس کے ساتھ مل کر کھائے۔ ہر احمدی اس بات کا پابند نہیں بلکہ اس کی پابندی صرف ان لوگوں کے لئے ہو گی جو اپنے نام مجھے بتا دیں۔ لباس کے متعلق میرے ذہن میں کوئی خاص بات نہیں آئی ہاں بعض عام ہدایات میں دیتا ہوں مثلاً یہ کہ جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں وہ ان کے خراب ہو جانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں وہ نصف پر یا تین چوتھائی پر یا چار بٹا پانچ پر آجائیں۔ ہاں سب سے ضروری بات عورتوں کے لئے یہ ہو گی کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں بلکہ ضرورت ہو تو خریدیں۔ دوسری پابندی عورتوں کے لئے یہ ہے کہ اس عرصہ میں گوٹا کناری فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں۔ تیسری شرط اس تدبیر میں یہ ہے کہ جو عورتیں اپنے آپ کو اس عہد میں شامل کرنا چاہیں وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی۔ اور جو مرد اس میں شامل ہوں وہ بھی عہد کریں کہ عورتوں کو نیا زیور بنوا کر نہیں دیں گے۔ پرانے زیور کو تڑوا کر دوبارہ بنوانے کی ممانعت ہے۔ جب ہم جنگ کرنا چاہتے ہیں تو روپیہ کو کیوں خوامخواہ ضائع کریں۔ خوشی کے دنوں میں ایسی جائز باتوں سے ہم نہیں روکتے۔ لیکن جنگ کے دنوں میں ایک پیسہ کی حفاظت بھی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ٹوٹے ہوئے زیور کی مرمت کی اجازت ہے۔ علاج کے متعلق میں کہہ چکا ہوں کہ اطباء اور ڈاکٹر سستے نسخے تجویز کیا کریں پانچواں خرچ سینما اور تماشے ہیں۔ ان کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ تین سال تک کوئی احمدی کسی سینما سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے.......

چھٹا شادی بیاہ کا معاملہ ہے چونکہ جذبات کا سوال ہے اور حالات کا سوال ہے اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مد نظر رہے کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم کر دی جائیں۔ جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور کپڑا اور باقی نقدی کی صورت میں دے دے۔ ساتواں مکانوں کی آرائش اور زیبائش کا سوال ہے۔ اس کے متعلق بھی کوئی طریق میرے ذہن میں نہیں آیا۔ ہاں عام حالات میں تبدیلی کے ساتھ اس میں خود بخود تبدیلی ہو سکتی ہے۔ جب غذا اور لباس سادہ ہو گا تو اس میں بھی خود بخود لوگ کمی کرنے لگ جائیں گے۔

پس میں اس عام نصیحت کے ساتھ کہ جو لوگ اس معاہدے میں شامل ہوں آرائش و زیبائش اور خوامخواہ روپیہ ضائع نہ کریں۔ اس بات کو چھوڑتا ہوں۔ آٹھویں چیز تعلیمی اخراجات ہیں۔ اس کے متعلق جو کھانے پینے میں خرچ ہوتا ہے اس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں جو خرچ اس کے علاوہ ہیں یعنی فیس یا آلات اور اوزار یا سٹیشنری اور کتابوں وغیرہ پر جو خرچ ہوتا ہے اس میں کمی کرنا ہمارے لئے مضر ہو گا۔ اس لئے نہ تو اس میں کمی کی نصیحت کرتا ہوں نہ ہی اس کی گنجائش ہے۔ پس عام اقتصادی حالات میں تغیر کے لئے میں ان آٹھ قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہوں۔

(حضرت صاحب کا یہ ارشاد الفضل 29 نومبر 1934ء میں شائع ہوا)

روزنامہ الفضل قادیان 25 جون 1937ء

ہماری تاریخ

اخبار الفضل کے 25۔ جون 1937ء کے شمارے میں حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے انتقال کی خبریوں درج کی گئی۔

قادیان۔ 23۔ جون۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ آج پانچ بجے شام حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب (جو حضرت امام جماعت احمدیہ کے خسر اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ کے والد ماجد ہیں۔) بعمر 75 سال چند روز بیمار رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص رفیق اور صاحب کشوف بزرگ تھے۔ 1901ء میں آپ نے بیعت کی اکتیس برس رعیہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

نذر حسین

حضرت میاں فضل محمد صاحب

(ہرسیاں والے)

آج جس بزرگ ہستی کا ذکر کرنا اور یاد کرنا مقصود ہے اور جس زمانہ میں خاکسار ان سے متعارف ہوا وہ بہت دور ماضی کے دھندلکوں میں چھپ چکا ہے اور یہ دَور اب اتنا دور نظر آتا ہے کہ اس کو اگر میں مڑ کر دیکھنا بھی چاہوں تو ممکن نہیں۔ یہ 1932ء کی بات ہے جب مکرم میاں فضل محمد صاحب سے جان پہچان ہوئی میں ان دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں دسویں جماعت کا طالب علم تھا اور بورڈنگ ہاؤس کا رہائشی۔ ہوسٹل ایوینیو کے بالکل سامنے میاں فضل محمد صاحب کی دکان تھی۔

مکرم میاں فضل محمد صاحب اس زمانہ میں اپنی جوانی گزار چکے تھے اور ادھیڑپن میں زندگی بسر کر رہے تھے سر اور داڑھی کے بالوں کی سفیدی منتِ پذیر حنا تھی اور ان کا حنائی رنگ ہر جمعہ کو تازہ کرنا میاں صاحب کا معمول تھا۔ میاں صاحب کی دوکان میں دودھ دہی۔ گرمیوں میں سوڈا واٹر۔ رس، بسکٹ۔ باقر خوانی اور چھوٹے بچوں کو بہلانے کے لئے کھانڈ کی مختلف رنگوں کی گولیاں شیشے کی کھلی بوتلوں میں موجود ہوتی تھیں۔ دوکان کے سامنے ایک بڑے چولہے پر دودھ ایک بڑے کڑاہ میں کڑھتا رہتا تھا اور اس کو کاڑھنے کا کام میاں صاحب کے سپرد تھا۔ آپ کے ہونٹ حمد باری تعالیٰ میں ہلتے رہتے تھے اور ہاتھوں سے دودھ کو متواتر ہلانے کا کام ہوتا تھا اور یوں میاں صاحب دست بکار اور دل بایار کا عملی نمونہ پیش کرتے تھے۔ میاں صاحب' خاموش طبع انسان تھے چہرہ پر ہمیشہ ایک اطمینان اور طمانیت کے آثار موجود ہوتے۔ متوسط قدو قامت۔ ضعف پیری کی شکایت کے زمانہ سے ابھی کچھ فاصلہ پر تھے۔ بڑا پر وقار چہرہ جس سے متانت اور قناعت کا اظہار ہوتا تھا۔ یہی آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ سکول اور خصوصاً بورڈنگ ہاؤس میں رہائشی طلباء آپ کے فیض عام سے خصوصیت کے ساتھ فیض یاب ہوتے تھے۔ یوں تو میاں صاحب ایک دل گداز اور نرم دل رکھتے تھے لیکن انتظامی امور اور عام ڈسپلن کے معاملات میں ان سے رعایت کی توقع مشکل ہوتی۔ آپ کے کاروباری معاون آپ کے چھوٹے بیٹے میاں عبداللہ صاحب تھے اور جن ایام کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ ان کی عین جوانی و شباب کے دن تھے چھوٹی چھوٹی سیاہ داڑھی ہنستا اور مسکراتا ہوا چہرہ۔ نہایت درجہ مخلص اور فرمانبردار بیٹے میاں عبداللہ صاحب تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت ڈالے آپ کے بڑے تینوں بھائی تو جنت کے مکیں ہیں اور آپ ابھی تک بقید حیات ہیں گو عمر کے اس حصہ میں بعض عوارض کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت اور راحت دل نصیب فرمائے۔

مکرم میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں سے نقل مکانی کر کے اپنے اہل و عیال کو لے کر قادیان میں آبسے۔ اور محلہ دارالفضل میں حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ کے ہزاروں انعامات آپ پر ہوں) کے مبارک عہد میں ایک رہائشی مکان بنوایا اور روایت ہے کہ آپ ہی کے نام نامی سے اس محلہ کا نام دارالفضل رکھا گیا۔

ہرسیاں کے یہ بزرگ انقلابات زمانہ اور وقت کی قلابازیوں سے کبھی ہراساں و ترساں نہ ہوئے اور نہایت درجہ خلوص اور صبر و رضا کے ساتھ زندگی بسر کی۔ آپ کے کاروبار کو اگر دیکھا جائے تو یہ ماننے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ آپ کا وہ کاروبار آپ کے جملہ اخراجات حیات کو پورا کرنے کا باعث تھا لیکن آپ نے جس قناعت اور توکل کا نمونہ دکھایا اس کی مثال انسانی زندگی میں بہت کم ملتی ہے۔

آپ کی دوکان کے طاقچہ پر ایک لوہے کی میخ کے ساتھ ایک کاپی اور ایک پنسل بندھی ہوتی تھی جس پر ادھار لینے والوں کا حساب درج ہوا کرتا تھا۔ لیکن مکرم میاں صاحب کا یہ حال تھا کہ آپ نے کبھی حساب لکھنے والے کی جانچ پڑتال نہ کی جو کچھ کوئی لکھ جاتا اس کو ہی صحیح سمجھ لیا جاتا اس سے آپ کی دل کی فراخی کا ثبوت ملتا ہے اور کئی ناعاقبت اندیش طلبا آپ کی اس سادہ دلی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے مگر میاں صاحب کے ماتھے پر ان تمام غفلتوں اور چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے باعث شکن تک نہ پڑتی۔ ہاں آپ اصولوں پر قائم رہتے۔ بورڈنگ ہاؤس میں مقیم طلباء اگر کبھی سر سے ننگے آپ کی دوکان سے سودا لینے جاتے تو ان کو آپ واپس لوٹا دیتے اور یہی فرماتے کہ سر پر ٹوپی رکھ کر آؤ تب یہاں سے سودا پاؤ۔

عبادت عصر اور مغرب کے درمیانی وقفہ میں میرا بھی ہر روز کا معمول ہوتا کہ میاں صاحب موصوف سے ملاقات کروں اور کچھ خورونوش کا بندوبست بھی کر لوں۔ کئی دنوں کی حاضری کے بعد ایک دن میاں صاحب نے از راہ شفقت مجھ سے یہ دریافت فرمایا کہ خاکسار کہاں سے آیا تھا یہ سوال پنجابی زبان میں آپ نے پوچھا میں نے جواباً عرض کیا کہ خاکسار ضلع سرگودھا کا رہنے والا ہے اور حضرت امام جماعت اول (اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں آپ پر ہوں) کے گاؤں بھیرہ سے 9 میل مشرق میں میرا گاؤں ہے۔ اور پڑھنے کی غرض سے یہاں بورڈنگ ہاؤس میں رہ کر دسویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ میرا یہ جواب سن کر آپ نے فرمایا کہ تم تو (یعنی خاکسار) بڑی دور سے آئے ہو۔ اور اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ اس کا خاص خیال رکھا کریں۔ یہ بہت دور سے تعلیم کی غرض سے قادیان آیا ہے۔ اس کے بعد ہر روز ہی تو آپ کی دوکان پر حاضری ہوتی تھی اور ہر روز آپ کو دعاؤں کے لئے عرض کرنا میرے پروگرام میں شامل ہوتا تھا۔

اپریل 1933ء میں سالانہ امتحان ہوئے اور امتحانوں کے بعد میں نے اپنے وطن واپس لوٹنا تھا۔ آنے سے پہلے میاں صاحب سے خاص طور پر دعاؤں کی درخواست لے کر ملاقات کی اور آپ نے اپنی درد بھری مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ عاجز راقم کو الوداع کہا۔ امتحان میں کامیابی کے بعد مجھے ملازمت کرنا تھی اور اس سلسلہ میں میں نیوی میں ملازم ہوا اور قادیان جلسہ سالانہ میں حاضری ملازمت کی، مجبوریوں کے باعث ممکن نہ رہی۔ اور یوں میاں صاحب سے بھی پھر ملاقات نہ ہوئی۔ ملک تقسیم ہو گیا۔ قادیان ہندوستان میں آگیا۔ اور آبادیاں تبدیل ہوئیں۔

1954ء کی بات ہے کہ میں فوج سے فارغ ہو کر محکمہ خوراک میں انکوائری آفیسر (E.O) کی حیثیت سے گجرات شہر میں متعین ہوا اور ایک روز اتفاق سے میاں فضل محمد صاحب کے بیٹے میاں عبداللہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جو گجرات ہی میں کاروبار کرتے تھے مجھے ملے۔ اور کچھ گزرے دنوں کو یاد کیا۔ میں نے آپ کو گجرات میں کاروبار کرتے دیکھ کر افسوس کا اظہار کیا اور خواہش کی کہ آپ کو تو ربوہ میں رہنا چاہئے تھا یہ جون 1954ء کی بات ہے۔ ابھی چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ جلسہ سالانہ ربوہ منعقدہ ہوا تو میاں محمد عبداللہ صاحب سے رحمت بازار میں ملاقات ہوئی اور آپ نے اسی بازار میں اپنی دکان سجا رکھی تھی اس کو دیکھ کر ظاہر ہے مجھے بہت خوشی ہوئی عبداللہ صاحب بڑے خلوص سے ملے۔ گلے لگایا اور کہا آپ کی خواہش کے مطابق اب میں باقی ماندہ زندگی یہاں ہی گزارنے کے لئے آگیا ہوں۔

میاں فضل محمد صاحب کی دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں آپ کی اولاد سے آپ کے تین بیٹے دین کی خدمت میں وقف ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نواسے نسیم سیفی صاحب کو خدمت دین کے جو زریں مواقع عطا فرمائے۔ یہ یقیناً میاں صاحب کی ان نیم شبی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے جناب نسیم سیفی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا! آپ نے دیار غیر میں ایک طویل عرصہ خدمت دین کے اہم فرائض انجام دیئے اور ہمیشہ کامیاب و کامران رہے۔ ان دنوں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل کے ایڈیٹر ہیں یہاں بھی میاں فضل محمد صاحب کی دعائیں شامل ہیں اور الفضل اس طوفانی دور میں محفوظ کناروں تک پہنچ رہا ہے۔

میاں فضل محمد صاحب کی دعائیں جماعت کے لئے اور آپ کی اپنی اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے خوب قبول فرمائی ہیں۔ اور آپ کی اولاد در اولاد دنیاوی عہدوں پر بھی فائز ہے اور دین میں میں بھی آپ یکتا ہیں اور یہ سب فیض اللہ تعالیٰ کے فضل اور میاں فضل محمد صاحب کی دعاؤں کے طفیل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میاں فضل محمد صاحب کے مزید درجات بلند فرمائے اور آپ کی اولاد در اولاد آپ کے نقش قدم پر چلنے کے قابل ہو۔

قدسیہ شیریں

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ

میری پیاری خالہ جان محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ 3 جولائی کو صبح ساڑھے پانچ بجے "آناً فاناً" حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ اگرچہ وفات کے وقت آپ کی عمر 83 سال تھی لیکن آپ کی ہمتیں بالکل جوان تھیں اتوار کی شب 10 بجے نہائیں۔ کپڑے دھوئے۔ صبح اٹھیں حسب معمول عبادت کی اور لیٹ کر اپنے بیٹے ڈاکٹر اقبال احمد سے باتیں کرتے کرتے دم توڑ دیا۔

چونکہ آپ موصیہ تھیں لہذا 3 جولائی کی شب آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفنا دیا گیا۔ آپ مرزا عبدالرحمان صاحب سابق محاسبؔ جماعت احمدیہ کراچی کی اہلیہ تھیں۔ جنہوں نے عرصہ دراز تک کراچی میں خدمت دین کی۔ نیز 30 سال تک کراچی میں آپ کے گھر لجنات کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے اور آپ انتہائی خوشی کے ساتھ ہر کام میں حصہ لیتی تھیں۔ آپ ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھنے والی تھیں۔ آپ اپنی ذات میں انجمن کی حیثیت رکھتی تھیں۔ ایک باعمل بزرگ خاتون غریبوں کی ہمدرد اور بنی نوع انسان کی درد رکھنے والی تھیں۔ اپنے کام خود اپنے ہاتھوں کرتی تھیں۔ آخری دم تک کسی کی محتاج نہیں ہوئیں۔

تقریباً 40 سال کراچی میں رہیں۔ پھر حالات کی خرابی کی وجہ سے اپنے بڑے بیٹے کے پاس راولپنڈی آگئیں۔ انتہائی سادہ طبیعت خوش طبع اور نیک سیرت کی حامل۔ دیندار اور دعا گو تھیں۔ کل بنی نوع انسان کے لئے دعائیں مانگا کرتی تھیں اور اپنے لئے آخر میں۔ ہمیشہ دعا کرتی تھیں کہ اسے اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہ کرے اور ہوا بھی ایسے کہ چلتے پھرتے کھاتے پیتے بڑی آسانی سے دم دے دیا۔

موصوفہ مہمان نواز بہت تھیں۔ مہمانداری کر کے یک گونہ خوشی محسوس کرتیں۔ سب کے آرام کا خیال رکھتیں۔ عبادات کی پابند تھیں اور انتہائی ملنسار۔ آپ نے اپنی اولاد میں 4 لڑکے اور 2 لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

دین کو دنیا پر مقدّم کرو

سلسلہ احمدیہ کی تمام تعلیمات کا نچوڑ اور ہمارا نصب العین اور موٹو یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو جماعت احمدیہ کے افراد نے کہاں تک اس پر عمل کیا یہ تاریخ ہی بتائے گی کہ کس طرح پر ستائے گئے دکھ دیئے گئے جان و مال عزت و آبرو پر حملے کئے گئے اور پھر اپنی نہایت اہم ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اپنے اموال جماعت کے سپرد کر دیئے۔ بیواؤں نے جن کا ایک ایک بیٹا ہی ان کا واحد سہارا تھا۔ اسے دین کے لئے وقف کر دیا اور اپنے امام کی محبت نے ان پاک دلوں کو اپنے طرف کھینچ لیا دینی ضرورتوں کے لئے انہوں نے اپنی دنیوی ملازمتوں کو لات مار کر اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس کی ایک مثال حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا درج ذیل واقعہ ہے جو تشحیذ الاذہان کے نائب ایڈیٹر اور سلسلہ احمدیہ کے نامور صحافی اور شاعر حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب نے تحریر کیا ہے۔

"اس وقت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ایثار کا ایک واقعہ میرے پیش نظر ہے جس کے لئے اپنے دل محبت منزل میں غیر معمولی مسرت کا جوش پاتا ہوں آپ نہایت کامیابی کے ساتھ گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم پاتے۔ ایف اے پچھلے سال بہت تعریف کے ساتھ پاس کیا اب بی اے میں پڑھتے تھے یکایک آپ پر وہ جذبہ غالب آیا جو اس خاندان کا اصل ورثہ ہے۔ اور جو اس دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے 19 سالہ عزیز نوجوان نے دکھایا۔ وہ کیا کہ تمام ان ترقیات کی امیدوں اور آرزوؤں پر جو اس کالج کی تعلیم کے ساتھ وابستہ ہو سکتی ہیں۔ سن رشد کو پہنچتے ہی لات مار کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور کالج سے نام کٹا کر (علم دین) پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔

میں ابتداء سے نیاز مندانہ تعلقات رکھنے والا ہوں اور اصل حالات و خیالات سے بوجہ بے تکلفی یقینی طور پر اطلاع پا سکتا ہوں۔ اس فقرے کی لذت اب تک اپنے اندر پاتا ہوں کہ۔

"قاضی صاحب کالج تو پھر بھی مل جائے گا مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ممکن ہے کہ (کلام الٰہی) اور حدیث پڑھنے کا اور پھر وہ بھی نور الدین ایسے پاک انسان سے پھر موقعہ نہ مل سکے اس لئے میں نے یہی بہتر جانا"

دیکھنا یہ ہے کہ اس پڑھائی چھوڑنے کی وجہ کیا یہ ہے کہ خدانخواستہ صاحبزادہ صاحب پڑھنے میں کمزور تھے یا وہاں کچھ مشکلات تھیں ہرگز نہیں بشیر احمد نے لیاقت اور اعلیٰ قابل رشک کیریکٹر کا وہ سکہ جمایا تھا۔ کہ اس کی آخری رپورٹ جو صاحبزادہ محمود کے پاس پہنچی ہے اس میں لکھا تھا۔

An excellent Student. His leaving is a loss to the college.G.A.W.

بہت عمدہ طالب علم اور اس کا کالج کو چھوڑ جانا کالج کے لئے ایک نقصان ہے۔

پس یہ ایثار کا ایک نمونہ ہے جو میں نے اپنے احبّاء کرام کے سامنے پیش کیا اور ہمیں ایسی ہی مثالوں کی ضرورت ہے اور ایسے ہی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو بدو شباب سے اپنے اندر دین سیکھنے اور دین پھیلانے کی تڑپ رکھتے ہوں۔

(تشحیذ الاذہان مارچ 1913ء ص 154)

رانا فیض بخش نون

بعض دعائیں خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا

انسان کسی کام یا مقصد کے لئے بڑی عاجزی اور انکساری سے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ عالم الغیب اور کلّی علم کا مالک ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ جو دعا کر رہا ہے۔ وہ اس کے لئے نقصان دہ ہے اور مشکلات پیدا ہونے کا باعث ہے۔ لہٰذا وہ اس دعا کو قبول نہیں کرتا۔ رد کر دیتا ہے اس کی واضح مثال قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

محترم سردار جمعدار خدا بخش خان بزدار مخلص اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ میرے پیارے اور گہرے دوست تھے۔ بستی بزدار تحصیل تونسہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے سنایا ایک ہندو ساکن کوٹ قیصرانی ہماری بستی میں آیا۔ اور مجھے کہا کہ میرے پاس دو سائیکل ہیں ایک سائیکل جو آپ کو پسند ہو گا آپ کے ہاں فروخت کر دوں گا۔ سائیکل سواری کا شوق تھا۔ میں نے کہا اچھا میں کل صبح آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ حسب وعدہ کوٹ قیصرانی چلا گیا۔ راستہ میں جہاں صاف ستھرا ہموار میدان دیکھتا تو دل میں کہتا کہ یہاں سائیکل کو دوڑاؤں گا۔ ساتھ ہی دعا کرتا جاتا کہ خدا تعالیٰ یہ سائیکل مجھے دلا دے۔

جب میں ہندو کے پاس پہنچا تو اس نے کہا میرا بھائی سائیکل فروخت کرنے پر راضی نہیں ہے۔ بڑے بھائی کی رائے کے خلاف میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اس جواب سے مجھے بڑی مایوسی ہوئی دلی تمناؤں اور خیالات پر پانی پھر گیا۔ دو میل کا واپسی سفر میرے لئے بوجھل بن گیا۔ گھر آکر مایوسی اور اداسی کی حالت میں چارپائی پر لیٹ گیا۔

باقی کالم 4 پر

قراردادِ تعزیت

مکرم و محترم کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی مورخہ 5۔ جولائی 95ء بروز بدھ لمبا عرصہ علیل رہنے کے بعد رحلت فرما گئے۔

مکرم و محترم کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب' سابق نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر ممبران کا یہ مشترکہ اجلاس رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ان پر اپنی رحمت کی چادر کا سایہ رکھے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

مکرم شاہ صاحب موصوف صائب الرائے' خوش خلق' سلسلہ سے محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ پوری لگن' محنت اور خوش اسلوبی سے اور نہایت ذمہ داری سے اپنے فرائض منصبی خواہ جماعتی ہوں یا سرکاری سرانجام دینا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔

آپ ایک گرم جوش کارکن تھے' جماعت احمدیہ کراچی میں مختلف عہدوں پر سرفراز رہے۔ اور ہر عہدہ پر انہوں نے بہ حسن خوبی اور قابلیت اور خداداد صلاحیتوں سے کام کیا۔ حلقہ رام سوامی کے پریذیڈنٹ' مجلس انصار اللہ کراچی کے زعیم اعلیٰ' ناظم مجلس انصار اللہ کراچی ضلع' قاضی جماعت احمدیہ کراچی' صدر مجلس موصیان اور نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز رہے۔ آپ ملنساری اور انکساری کا مجسم نمونہ تھے۔

سرکاری محکموں میں سمال کورٹ کے جج' اسسٹنٹ سٹی مجسٹریٹ اور سیشن جج کے طور پر کراچی میں اور بھکر ضلع میانوالی اور نواب شاہ سندھ میں تعینات رہے۔ مغربی پاکستان میں ون یونٹ کے وقت محکمہ انٹی کرپشن میں ایک ذمہ دار افسر کے طور پر فرائض سرانجام دیئے۔

مکرم کیپٹن صاحب وکالت کے دوران جنگ عظیم دوئم میں ملٹری میں چلے گئے تھے۔ وہاں سے ریلیز ہونے کے بعد سندھ میں مجسٹریٹ ہو گئے تھے اس کے بعد کراچی میں تبدیل ہو کر آ گئے اور یہاں بحیثیت ایڈیشنل چیف مجسٹریٹ کام کیا۔ اس کے بعد آپ جج سمال کیس کورٹ کراچی بن گئے اور بعد میں ڈسٹرکٹ کورٹ اینڈ سیشن کورٹ بن جانے کے بعد ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سیشن جج کراچی مقرر ہوئے۔ بعد ازاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہوئے اس کے بعد انٹی کرپشن جج (سنٹر) ہوئے۔ اور آپ کا دائرہ اختیار تمام مغربی پاکستان تھا اور مشرقی پاکستان بھی تھا۔ ویسے سندھ کے کئی اضلاع میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج رہے۔ قریباً 72-1971ء میں نواب شاہ سے ریٹائر ہوئے۔

آخر میں ایک بار پھر ہم اپنے بھائی کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

بقیہ صفحہ 3

ضلع سیالکوٹ میں سینیئر سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدے پر ملازم رہے۔ 1920ء میں پنشن لینے کے بعد آپ قادیان تشریف لے آئے اور مستقل طور پر یہاں رہائش اختیار کر لی۔ وفات سے تقریباً چار سال قبل آپ کی بینائی بہت کمزور ہو چکی تھی جس کی وجہ سے آپ باہر نکل کر چل پھر نہ سکتے تھے۔ چند دن ہوئے کہ آپ کا پاؤں اچانک پھسل گیا اور ابرو پر شدید زخم آیا۔ دوسرے روز بخار شروع ہو گیا اور اسی حالت میں 23۔ جون کو آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولا سے جا ملی۔

حضرت امام جماعت الثانی نے بعد عشاء باغ میں ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔ نعش کو کندھا دیا اور آپ مقبرہ بہشتی کے خاص قطعہ میں دفن کئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب کا مقام عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 4

ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو ان کی نیک صفات سے متصف فرمائے۔ تمام رشتہ دار جو اس دکھ میں شریک ہوئے ان کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور پردہ پوشی سے خالہ محترمہ کو جنت میں داخل فرمائے اور اپنے قرب سے نوازتا چلا جائے۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبولیت اور دوام بخشتا چلا جائے اور ہم ہمیشہ اپنی خالہ کی دعاؤں سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

بقیہ کالم 2

ظہر کے بعد سردار پیند خاں تمندار کے ڈیرہ پر چلا گیا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ وہ ہندو جو سائیکل فروخت کرنا چاہتا تھا۔ پولیس نے اسے ہتھکڑی لگا رکھی ہے۔ پتہ چلا کہ وہ سائیکل جو وہ مجھے فروخت کر رہا تھا وہ چوری کا تھا۔ اگر میں وہ سائیکل خرید لاتا تو پھر وہ ہتھکڑی مجھے لگی ہوئی ہوتی۔ سجدہ میں گر کر خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کیا۔

جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت اور پاکستان کی دفاعی طاقت کا موازنہ

پاکستان اور بھارت کی دفاعی پوزیشن کیا ہے وائس آف امریکہ نے اس بارے میں اپنی ایک رپورٹ میں کہا کہ گذشتہ دنوں مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے امور پر سینٹ کی سب کمیٹی کے اجلاس میں امریکی نائب وزیر دفاع نے کمیٹی کو یہ باور کرانے کے لئے کہ کلنٹن انتظامیہ نے تقریباً 37 کروڑ کا جو رکا ہوا فوجی سامان پاکستان کو واگزار کرانے کا فیصلہ کیا ہے' اس کے لئے کانگرس کی منظوری طلب کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے برصغیر میں طاقت کا توازن جو ہمیشہ بھارت کے حق میں رہا نہیں بدلے گا انہوں نے کمیٹی کو بتایا ہے کہ پاکستان کے پاس پانچ لاکھ بیس ہزار بری فوج ہے اور بھارت کے پاس گیارہ لاکھ انفنٹری اور بکتر بند ڈویژن' بھارت کے پاس تین ہزار سات سو پچاس ٹینک ہیں اور پاکستان کے پاس ایک ہزار نو سو پچاس ٹینک ہیں۔ پاکستان کو اگر معمولی سی برتری حاصل ہے تو وہ سیلف پروپیلڈ آرٹلری یا خود کار توپ خانے کے شعبے میں ہے۔ پاکستان کے پاس ایسے 240 ہتھیار ہیں جبکہ بھارت کے پاس 180 ہیں بروس رائڈل نے کہا کہ بری ہتھیاروں کے معاملے میں مجموعی طور پر بھارت کو پاکستان پر سبقت حاصل ہے لیکن ان کے خیال میں یہ سبقت فیصلہ کن نہیں ہے دونوں ملکوں کی فضائی قوت کا موازنہ کرتے ہوئے امریکی محکمہ دفاع کے عہدیدار نے کہا کہ بھارت کی نفری ایک لاکھ دس ہزار ہے جبکہ پاکستان کی 45 ہزار۔ بھارت کے پاس زمین سے حملہ کرنے والے لڑاکا طیارے 22 سکواڈرن ہیں۔ پاکستان کے پاس سات۔ بھارت کے پاس فضائی سرحدوں کا دفاع کرنے والے جنگی طیاروں کے بیس سکواڈرن ہیں اور پاکستان کے پاس دس ہیں۔ فضائی جاسوسی کے معاملے میں بھی بھارت کو پاکستان پر ایک اور دو کی نسبت سے برتری حاصل ہے۔ جیٹ لڑاکا طیاروں کے میدان میں بھی بھارت کا پلہ بھاری ہے۔ بھارت کے پاس تربیتی طیاروں سمیت سات سو نناوے جیٹ اور پاکستان کے پاس چار سو تیس جیٹ ہیں۔ ٹرانسپورٹ طیاروں کے معاملے میں بھارت اور بھی آگے ہے اس کے پاس ایک سو بانوے مگر پاکستان کے پاس صرف 21 طیارے ہیں دونوں ملکوں کے پاس ہیلی کاپٹر البتہ برابر برابر ہیں یعنی ایک سو چالیس۔ بھارتی بحریہ کی نفری 55 ہزار اور پاکستانی بحریہ کی 22 ہزار ہے بھارت کے پاس دو طیارہ بردار ہیں خواہ وہ ضعیف العمر اور پریشان حال ہی ہیں مگر ہیں۔ پاکستان کے پاس کوئی نہیں ہے جنگی جہاز بھارت کے پاس 23 جبکہ پاکستان کے پاس صرف 9 ہیں' آبدوزیں بھارت کے پاس 15 پاکستان کے پاس 6 ہیں۔ گشتی بحری کشتیاں بھارت کے پاس 19 پاکستان کے پاس چار ہیں' مسٹر بروس رائڈل نے بتایا کہ بھارت کا فوجی بجٹ سات ارب بیس کروڑ ڈالر ہے جبکہ پاکستان کا تین ارب بیس کروڑ ڈالر' گویا مجموعی طور پر بھارت کو پاکستان پر ایک اور سوا دو کی نسبت سے برتری حاصل ہے۔ پاکستان کو واگزار کئے جانے والے فوجی ساز و سامان کا حوالہ دیتے ہوئے جن کی اصلی قیمت 36 کروڑ 80 لاکھ ڈالر ہے مسٹر بروس رائڈل نے کہا یہ بھارت کے گذشتہ پانچ سال کے دفاعی اخرجات کے صرف ایک فیصد اور اس عرصے میں پاکستان کے مجموعی دفاعی اخرات کے 3ء2 فیصد کے برابر ہے ٹیکنیکی صلاحیت کے معاملے میں ہم توجہ دلائیں گے کہ اس پیکیج یا کھیپ میں بیشتر ساز و سامان ایسا ہے جو پہلے ہی پاکستان کو فروخت کیا گیا تھا۔ سی ناٹ ایک انفراریڈ سسٹم ہے جس کی بدولت پاکستان رات کے وقت دو میزائل استعمال کر سکے گا۔ 1990ء میں پریسلر ترمیم کی ممانعت نافذ ہونے سے پہلے پاکستان نے جو فوجی ساز و سامان خریدا تھا اس میں 28 عدد ایف سولہ طیارے بھی شامل تھے اس وقت ایف سولہ کی قیمت ایک کروڑ اسی لاکھ ڈالر تھی کلنٹن انتظامیہ کی تجویز ہے کہ انہیں دوسرے ملکوں کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے۔ پاکستان کو ایف سولہ طیاروں کی رقم کی ادائیگی اور پانچ سال سے رکے ہوئے فوجی ساز و سامان کی واگزاری کی تجویز کے بارے میں غالباً سب کی تشفی کرنے کی غرض سے آخر میں براؤن نے کہا کہ یہ قدم محض اس لئے اٹھایا جارہا ہے کہ ایک پرانے سودے پر پیدا ہونے والے جھگڑے کا تصفیہ ہو سکے۔ یہ پاکستان کے ہاتھ فوجی سامان کی فروخت کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی جانب پہلا قدم نہیں ہے یہ فوجی سامان کی فروخت سے متعلق دیرینہ جھگڑا طے کرنے کی محض ایک تدبیر ہے۔

ooo

مسلمانوں کا آدھے بوسنیا پر قبضہ

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ بوسنین مسلمان اس وقت تک بوسنیا کے نصف علاقے پر قبضہ کر چکے ہیں۔ ایک ہفتہ قبل بوسنین مسلمانوں نے کروٹس کے ساتھ مل کر علیحدگی پسند سربوں کے علاقوں پر پیش قدمی کی تھی۔ اور ابھی ان کا مزید حملے کر کے علاقوں پر قبضہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

ان تازہ حملوں سے پہلے بوسنیا کے مسلمانوں کو بوسنیا کے صرف 30 فیصد علاقے پر قبضہ حاصل تھا جبکہ باقی 70% علاقہ سربوں کے کنٹرول میں تھا۔

اقوام متحدہ کے ترجمان لیفٹیننٹ کرنل کرس ورنن نے بتایا ہے کہ اس وقت بوسنیا کی سرکاری فوجیں آدھے ملک پر قابض ہو چکی ہیں اور صورت حال اب سربوں کے خلاف ہو چکی ہے۔

بوسنین فوجوں نے کروشیا کی باقاعدہ فوج اور کروٹس ملیشیا کے ساتھ مل کر گذشتہ ایک ہفتے میں بہت سے حملے کئے اور مغربی بوسنیا کی سمت سے آدھا ملک قبضہ میں لے لیا ہے۔ سرکاری فوجوں نے متعدد قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے اور ہزاروں سرب پناہ گزین بن چکے ہیں۔ اب بوسنین اور کروٹس افواج نے سربوں کے مضبوط مرکز بانجالوکا کا محاصرہ کر لیا ہے وہ مختلف اطراف سے بانجالوکا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بوسنین اور کروٹس افواج نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ شہر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

اقوام متحدہ کے افسران نے وارننگ دی ہے کہ ایسے کسی اقدام کی صورت میں وفاقی جمہوریہ یوگوسلاویہ جنگ میں کود پڑے گا۔ اور اس کے نتیجے میں اب تک بوسنین اور کروٹ افواج نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ اس لئے اس وقت بوسنین فوجوں کے لئے بہترین عقل مندی یہی ہے کہ وہ مزید حملے بند کر کے امن کے لئے راہ ہموار کریں۔

اقوام متحدہ کے ذرائع کے مطابق امریکہ اور نیٹو نے بوسنین کروٹس فوجوں پر واضح کر دیا ہے کہ جو جنگ وہ لڑ رہے ہیں اسے حتمی طور پر جیتنا ممکن نہیں ہے اور یوگوسلاویہ کے جنگ میں کود پڑنے کا خطرہ واضح طور پر موجود ہے۔ اس لئے امید ہے کہ بوسنین کروٹ جنگ روک کر امن کی بات چیت شروع کریں گے۔

سربین پریذیڈنٹ مسٹر سلوبوڈون میلوسیوک جو کہ اس علاقے کی اہم طاقتور شخصیت ہیں' سربوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ امن پر راضی ہو جائیں۔

لیکن اقوام متحدہ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ مہاجر پناہ گزینوں سے بھرے ہوئے بانجالوکا شہر پر سرکاری فوجوں کی پیش قدمی صدر سلوبوڈون میلوسیوک پر یہ دباؤ ڈال سکتی ہے کہ وہ اپنی طاقتور فوج کے ذریعے مداخلت کر دیں۔

بعض مبصرین کا خیال ہے سربوں کی فوج جو منتشر ہے اور جس کا مورال نیٹو کی دو ہفتوں کی بمباری سے گر چکا ہے۔ اور ان کا نظام مواصلات بھی تباہ ہو چکا ہے۔ اب بھی مسلمانوں اور کروٹس کو سخت آزمائش سے دوچار کر سکتی ہے۔ اس وقت یہ فوج مشرقی بوسنیا پر قابض ہے۔

مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ بوسنین فوج کروٹس کی مدد کے بغیر یہ کامیابیاں حاصل نہیں کر سکتی اور جو ملک کروٹس پر دباؤ ڈال سکتا ہے کہ وہ بوسنین کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیں وہ امریکہ ہے۔

ooo

پاکستانی وزیر خارجہ کی شاہ ظاہر شاہ سے متوقع ملاقات

پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی ایران کے رہنماؤں سے بات چیت کے بعد روم روانہ ہو گئے ہیں جہاں امید ہے کہ وہ افغانستان کے سابق شاہ ظاہر شاہ سے ملاقات کریں گے۔ خیال ہے کہ پاکستان شاہ ظاہر شاہ کو دوبارہ اقتدار میں لانے کی کوشش کرے گا۔ پاکستانی وزیر خارجہ کا یہ دورہ یقینی طور پر افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کی ناراضگی کا موجب ہو گا۔ جو پہلے ہی یہ الزام لگا رہے ہیں کہ پاکستان افغان حکومت کے خلاف کارروائیاں کر رہا ہے۔

طالبان کی حالیہ کامیابیوں کے بارے میں بھی افغانستان کے صدر یہ الزام لگا چکے ہیں کہ یہ فوج پاکستان کے دینی مدرسوں کے طلباء پر مشتمل ہے۔ اور پاکستان کی ہر قسم کی امداد ان کو حاصل ہے۔ یہ وہ الزام ہے جس کی حکومت پاکستان بار بار تردید کر چکی ہے۔

اس سے پہلے سابق شاہ ظاہر شاہ کے داماد سردار ولی گذشتہ ماہ پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ حکومت پاکستان نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا تھا اور افغانستان کی حکومت نے سردار ولی خان کے دورہ پاکستان پر پاکستان سے احتجاج کیا تھا۔ سردار ولی خان نے کئی افغان رہنماؤں سے بھی بات کی تھی۔ خیال ہے کہ ان کے ذریعے افغانستان کے بعض گروپ افغانستان میں ایک فوجی حکومت کے قیام پر متفق ہو جائیں گے۔

صدر ربانی نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے طالبان کی فوجی اور عملی مدد کر کے ان کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ ہرات اور شندن ائرپورٹ پر قبضہ کر سکیں۔

ربانی حکومت کے پاکستان سے تعلقات خراب ہونے کی ایک اور وجہ کابل میں پاکستانی سفارت خانے پر افغانیوں کا حملہ ہے۔ جس میں پاکستانی سفارت خانے کا ایک ملازم ہلاک اور 25 افراد زخمی ہو گئے تھے جن میں پاکستان کے افغانستان میں سفیر بھی شامل تھے۔

ooo

صومالیہ میں خانہ جنگی

صومالیہ کے ایک وار لارڈ علی مہدی محمد نے اپنے مخالف جنرل فرح آئیدید کو وارننگ دی ہے کہ وہ مکمل اور مستقل جنگ کے لئے تیار رہیں۔ مسٹر فرح آئیدید کی فوجوں نے گذشتہ روز ربیدوا نامی قصبے پر قبضہ کر لیا تھا۔ جبکہ اس جگہ سے دیگر صومالی مسلح گروپوں نے 24 گھنٹے کے اندر اندر اپنی فوجیں یہاں سے ہٹالی تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30208 میں مسائب محمد احمد ولد ناصر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-2-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ $50/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسائب محمد احمد کینیڈا گواہ شد نمبر1 نصیر احمد خان وصیت نمبر 25522 گواہ شد نمبر2 محمد اشرف سیال صدر جماعت احمدیہ آٹوا کینیڈا۔

مسل نمبر 30209 میں امتہ الرؤف اوپل بنت علی حیدر صاحب اوپل قوم اوپل پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ $100/- ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرؤف اوپل کینیڈا گواہ شد نمبر1 علی حیدر اوپل وصیت نمبر 20745 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 سید شعیب احمد جنود وصیت نمبر 27741 سیکرٹری تعلیم و تربیت۔

مسل نمبر 30210 میں احسن اوپل ولد مولانا علی حیدر صاحب اوپل قوم اوپل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ $200/- ماہوار بصورت پارٹ ٹائم ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسن اوپل کینیڈا گواہ شد نمبر1 علی حیدر اوپل والد موصی گواہ شد نمبر2 سید شعیب احمد جنود وصیت نمبر 27741۔

مسل نمبر 30211 میں چوہدری احسان الٰہی ولد چوہدری محمد الٰہی صاحب قوم ہندل پیشہ تجارت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسیکا ٹاؤن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ دو کنال واقع لاہور مالیتی -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ $2500/- کینیڈین ماہوار بصورت تجارت معہ حصہ داری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری احسان الٰہی کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد سعید سیکرٹری وصایا کینیڈا وصیت نمبر 10275 گواہ شد نمبر2 سید شعیب احمد جنود وصیت نمبر 27741۔

مسل نمبر 30212
I Naimatullah Saddiq Khan s/o Mohammed Saddiq Khan
پیشہ موٹر مکینک عمر 49 سال بیعت 1962ء ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ $1600/- ماہوار بصورت موٹر مکینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Naimatullah Khan کینیڈا گواہ شد نمبر1 ملک حفیظ اللہ کینیڈا گواہ شد نمبر2 Malik Hisham Qamar کینیڈا۔

مسل نمبر 30213 میں مبارک احمد ولد
I Dr.S.M. Shahab Ahmad
پیشہ انجینئرنگ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ $28000/- سالانہ بصورت انجینئرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد کینیڈا گواہ شد نمبر1
Dr.S.M.Shahab Ahmad
والد موصی کینیڈا گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا۔

مسل نمبر 30214
I Abdullah Joe Annan s/o Soleyman Obroni And Ayshaottoa
پیشہ Surgery Tech عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-12-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ FRS 50000/- ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد AbDullah Joe Annan آئیوری کوسٹ گواہ شد نمبر1 عبدالرشید انور وصیت نمبر 23120 مشنری انچارج گواہ شد نمبر2 امین احمد تنویر مربی سلسلہ وصیت نمبر 25467۔

مسل نمبر 30215
I Tajudeen Ade Bola Adewale s/o (Late) Abdul Aleem Adewale
پیشہ موٹر مکینک عمر 28 سال بیعت 88-1-23 ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ FRS 30000/- روپے ماہوار بصورت موٹر مکینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Tajudeen Ade Bola آئیوری کوسٹ گواہ شد نمبر1 عبدالرشید انور مربی انچارج وصیت نمبر 23120 گواہ شد نمبر2 امین احمد تنویر مربی سلسلہ وصیت نمبر 25467۔

مسل نمبر 30216 میں خادم حسین ولد غلام علی صاحب قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-2-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) رہائشی مکان برقبہ 1600 مربع فٹ مالیتی ایک لاکھ پینتیس ہزار کینیڈین ڈالر (واقع کیلگری کینیڈا) یہ مکان مارٹگیج پر ہے مارٹگیج 20 سال کا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خادم حسین کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا۔

بقیہ صفحہ 1

گا۔ تو ہمیں اب باہر کی جماعتوں سے معین طور پر یہ اطلاع ملنی چاہئے کہ اتنے زیادہ بچے ہم نے بڑھائے ہیں اور بچے کے سلسلے میں پہلے دن کا بچہ بھی نظام میں شامل ہو جاتا ہے۔

بعض مائیں تو پہلے زمانے جب میں وقف جدید میں کام کیا کرتا تھا تو لکھا کرتی تھیں کہ ہمارے ہونے والے بچے کا بھی چندہ لے لیں اور بعض یہ کہا کرتی تھیں ہم (صاحب ایمان) جو ہیں نا یہ اللہ میاں سے کافی ترکیبیں کرتے رہتے ہیں کسی کا بچہ نہیں ہوتا تھا تو اس نے کہا کہ اس کا چندہ جو میرا بچہ نہیں ہو رہا میں نے وہ لکھوا دیا وقف جدید میں اب اللہ آپ ہی سنبھالے معاملہ اور واقعۃً ایسے میرے سامنے معین واقعے آئے کہ ڈاکٹروں نے کہا تھا بچہ نہیں ہونا کسی عورت نے یہ ترکیب چلی اور اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا فرما دیا یعنی چندہ دینے والا بعد میں آیا ہے چندہ پہلے آگیا ہے تو یہ دنیا کے نظام نہیں ہیں یہ اور قسم کے نظام ہیں جو چل رہے ہیں۔ تو اپنے بچوں کو شامل کریں اگر دل کا جوش اور ولولہ ہو تو بے شک ان کو بھی شامل کر لیں جو پیدا نہیں ہوئے مگر جو پیدا ہوئے ہیں ان کو تو ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس نظام کو ہمیشہ برکت دیتا چلا جائے اور بڑھاتا چلا جائے۔ ہمارے اموال میں ’ہمارے اخلاص کے پیچھے پیچھے برکت دے‘ آگے نہیں۔

(تقویٰ) پہلے رکھا ہے انفاق کا مضمون بعد میں آتا ہے۔ پس پہلی دعا یہ ہے کہ ہماری تقویٰ کی استطاعت بڑھائے۔ اس بڑھتی ہوئی استطاعت کے وسیع تر دائرے میں ہمارے اموال میں بھی برکت ہوتی چلی جائے اور ہماری جانی قربانیوں میں بھی برکت ہوتی چلی جائے اور یہ ایسے سلسلے ہیں جو خود اپنی ذات میں ثواب ہیں ’اپنی ذات میں جنتیں ہیں اللہ سب دنیا کو ان جنتوں سے آشنائی عطا فرمائے۔

(از خطبہ 6 جنوری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ سیاسی شخصیات کی گرفتاری سے قبل مجھ سے پوچھا جائے۔ انہوں نے سیاسی مقاصد کے لئے پولیس کا استعمال ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہیلی کاپٹر کی بجائے میں بذریعہ سڑک دورے کروں گا۔ تھانوں کا اچانک معائنہ ہو گا۔ خطرناک مجرموں کی سرکوبی کے لئے ان کے سروں کی قیمت لگائی جائے گی۔ پولیس مقابلوں میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے جوان کے بیٹے یا بھائی کو فوری طور پر اسی عہدے پر بھرتی کیا جائے گا۔ آئی جی پولیس ہر ہفتے کسی ایک ضلع کا دورہ کرے گا۔ ناکوں کے دوران شہریوں کے منہ سونگھنے یا خواتین کو بے نقاب کرنے کے غیر شریفانہ برتاؤ سے اجتناب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن وامان کی صورت حال خراب ہونے پر پولیس اور انتظامیہ ذمہ دار ہو گی۔ جس ضلع کا ایس پی جاگ رہا ہو وہاں سے مجرم بچ کر نہیں جا سکتا۔

○ چھوٹے تاجروں نے انکم ٹیکس کے قوانین بجلی کی قیمتوں میں اضافے اور ویلتھ ٹیکس میں ایک دوکان کے ساتھ ایک مکان کی چھوٹ نہ دینے کے خلاف ملک بھر میں ہڑتال کی اور کاروبار بند رکھے۔ تمام بڑی مارکیٹیں اور تجارتی مراکز مکمل طور پر بند رہے۔ چھوٹے شہروں میں جزوی ہڑتال رہی۔ لاہور کے بڑے بازار بند رہے۔

○ تاجروں کی ہڑتال کے دوران محلوں میں واقع چھوٹی دوکانیں کھوکھے ہوٹل اور میڈیکل سٹور کھلے۔ ان تاجر رہنماؤں کی دوکانیں بھی بند رہیں جنہوں نے ہڑتال سے لاتعلقی کا اعلان کیا تھا۔ بعض علاقوں میں وفاقی وزیر تجارت کے کاروباری ادارے سروس شوز سٹور بند رہے اور بعض دیگر جگہوں پر کھلے رہے۔ ملتان روڈ لاہور میں تاجروں کا جلوس نکالا گیا۔ ملتان سیالکوٹ خانیوال ڈیرہ غازی خان سمیت 34 اضلاع میں کامیاب ہڑتال رہی۔ ملتان چھاؤنی میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ گوجرانوالا کے تاجروں نے ہڑتال کو نظر انداز کر دیا۔ فیڈریشن اور چیمبروں میں ہڑتال نہیں ہوئی۔ سٹاک مارکیٹ کھلی تھی لیکن کاروبار نہیں ہوا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ج) نے پیپلز پارٹی پر واضح کر دیا ہے کہ اب صوبے میں امن وامان کی صورت حال صحیح رکھنے کی ذمہ داری گورنر پر ہے، وزیر اعلیٰ پر نہیں۔ امن وامان کی صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لئے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (ایس اینڈ جی اے ڈی) اور ہوم ڈیپارٹمنٹ (محکمہ داخلہ) لازمی ہیں۔ یہ دونوں محکمے گورنر کے پاس ہیں۔

○ حامد ناصر چٹھہ کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ منظور احمد وٹو کی واپسی کے لئے حامد ناصر چٹھہ کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دروازے بند نہیں کئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ ہم خفیہ ایجنسیوں کے کرپٹ اہلکاروں کے خلاف ثبوت جمع کر رہے ہیں ان کو ہم برسر اقتدار آنے کے بعد سزائیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار حاصل کر کے انسانیت کے خلاف جرائم میں ملوث ایسے تمام افراد کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ حکومت کی انتقامی کارروائیاں جمہوریت کے لئے خطرہ ہیں۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے وہاڑی اور بہاولپور کے 410 دیہات کو آفت زدہ قرار دے دیا۔ گورنر پنجاب نے بتایا کہ پنجاب میں کابینہ ایک دو روز میں تشکیل پا جائے گی کابینہ کے نہ ہونے سے لوگوں کے کام رکے ہوئے ہیں۔

○ عالمی پولیس انٹرپول نے ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین کی گرفتاری کے لئے حکومت پاکستان کی درخواست قبول کر لی ہے۔ گرفتاری کے لئے ریڈ وارنٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انٹرپول کو عدالتی فیصلوں اور 113 مقدمات کی تفصیلات بھی فراہم کر دی گئیں انٹرپول نے کہا ہے کہ الطاف حسین کو بین الاقوامی مجرم قرار دیا جائے گا۔ انٹرپول نے برطانوی حکومت کو خط لکھ دیا ہے۔ کارروائی مکمل ہوتے ہی تمام متعلقہ ممالک کو ریڈ الرٹ نوٹس بھیجے جائیں گے۔ انکار کی صورت میں سفارتی دباؤ ڈالا جائے گا۔ جاوید لنگڑا کو بھی لانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پاکستان اس مقصد کے لئے عالمی عدالت انصاف میں بھی جائے گا۔

○ پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کا فارورڈ بلاک بن گیا ہے۔ چھ ارکان نے پنجاب اسمبلی کے سپیکر کو درخواست دی ہے کہ ان کی نشستیں علیحدہ کر دی جائیں۔ اس کے علاوہ مزید چھ آزاد ارکان نے بھی سپیکر کو درخواست دی ہے کہ ان کی نشستیں حکومتی پارٹی کے ساتھ کر دی جائیں مسلم لیگ (ن) کے جن ارکان نے فارورڈ بلاک بنایا ہے ان میں جاوید دولتانہ، چوہدری اعجاز مظہر قریشی، غلام فرید چشتی، سردار احمد خان گدھوکا، اور شفقت ربیرہ شامل ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ وٹو کو ہٹانے کے بعد اب میرا کوئی مشن نہیں رہا۔ مسلم لیگ کے اتحاد کی محض خبریں ہیں۔

○ بدعنوانیوں کی تفتیش کے دوران ایف آئی اے نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کو پابند کر دیا ہے۔ ان پر طیارے کی خریداری میں بے قاعدگی اور رشتہ داروں کے لئے پٹرول پمپوں کی منظوری کے الزامات ہیں۔ انہوں نے اپنے اقتدار کے خاتمے سے ایک دن قبل 16۔ پلاٹ الاٹ کئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے واضح کیا ہے کہ کابینہ کی تشکیل میرا کام نہیں یہ حامد ناصر چٹھہ اور بے نظیر بھٹو کا کام ہے۔ پارٹیوں میں سے وزراء کا تناسب بھی وہی طے کریں گے۔

اعلان

○ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میری بیگم عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی نگہداشت کے لئے ایک سمجھدار عورت کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب خواہش دی جائے گی۔ کمرہ اور کھانا بھی دیا جائے گا۔ صدر محلہ سے تصدیق ہمراہ لائیں۔

رابطہ۔ اتوار کے علاوہ
مرزا رفیق احمد۔ دار الصدر ربوہ
فون نمبر 212005

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 23 ستمبر 1995ء کو درج ذیل اوقات میں بجلی بند رہے گی۔
صبح 9 تا 11 بجے
شام 5 تا 7 بجے
(واپڈا)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب
فون ۔ ۶۴۳

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۹۰۰۰/- ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
21- ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشاک کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211274

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں 2/-
دوائی مفضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
زد جام عشق 60/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659